

میرزا حسن خدای مددگار
حاصل برکات پروردگار
از افادات

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۰
۳۰
۳۰
موجودہ

سیدی بنام

الاستعداد برکات الاولیاء

حسن کو

محمد حسین رضا حسن ابن استاد
زمن مولف حسن مرحوم نے

اپنے

میرزا حسن خدای مددگار
حاصل برکات پروردگار
از افادات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ از ہیسٹون محلہ ہزار پورہ مرسلہ احمد بنی خاں شیعہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیا دایاں نستیعین کے معنی وہابیوں
بیان کرتا ہے کہ استعانت غیر حق سے شرک ہے۔

استعانت غیر حق سے لایق نہیں
حیف ہے جو غیر حق کا ہود بیان

دیکھ حضرتیں اسے پاک دین
ذات حق بیشک ہے نعم استعان

اور علمائے صوفیہ کرام کا عقیدہ یوں ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی یہی ایمان تھا کہ نہ ابریم غیر از توفیر یا درک۔ اور حضرت مولانا
نظامی گنجوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی دعائیں عرض کرتے تھے بزرگ بزرگی و ہاں یکسم۔
تولی یاوری بخش یاری رسم۔ اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قصہ چھپ
عبیرت دہا بیان کرتا ہے جو تحفۃ العاقلین میں لکھا ہے کہ ایک روز آپ سنساز
پڑھتے تھے جب نستیعین پر پہنچے بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش ہوا فرمایا جب رب العالین
ایمان نستیعین فرماؤ اور میں غیر حق سے مدد مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون
ہوگا۔ دوسری آیت شریف جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ

کی کہ انی وجہت و حجتی الذی ہے بیان کرتا ہے اور بہت سی آیات شریفہ اور حدیث
 پاک اور قول علماء و صوفیہ بتاتے ہیں لہذا مستدریٰ خدمت عالی ہوں کہ تردید اسکی محبت
 ہو کہ اس وہابی سی بیان کردوں جواب قرآن کا قرآن سے حدیث کا حدیث سے اقوال کا
 اقوال سے ارشاد فرمائیے گا اور معنی لفظی ہوں بیواؤ جو رو
 راقم نیا احمد بنی خاں ہسوان -

الحمد لله الرحمن الرحيم

الحمد لله وہ مستعین والصلوة والسلام علی اعظم غوث والکرم معین محمد والہ
 وصحبہ اجمعین الحمد للہ آیات کریمہ تو مسلمان کی ایمان میں اور حضرت مولانا
 سعدی رسولنا نظامی قدس سرہما السامی کے جو اشار نقل کئے وہ بھی حق ہیں مگر وہابی حق
 باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہرگز نہ ہوگا آیہ کریمہ مرا نی وجہت و حجتی کو
 تو اس مقام سے کوئی علاقہ ہی نہیں اس میں توجہ بقصد عبادت کا ذکر ہے کہ میں اپنی عبادت سے
 اسی کا قصد کرتا ہوں جس نے پیدا کئے زمین و آسمان نہ یہ کہ مطلق توجہ کا جس میں انبیا و اولیا
 علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استعانت بھی داخل ہو سکے جلالین شریف میں اس آیہ کریمہ کی
 تفسیر فرمائی قالوا اللہ ما قبلہ قال انی وجہت و حجتی فصدت بعبادتی الخ یعنی کافروں نے
 سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا تم کسے پوجتے ہو فرمایا کہ میں اپنی عبادت سے
 اور کا قصد کرتا ہوں جس نے بنائے آسمان و زمین آیت میں اگر مطلق توجہ مراد تو کیسے
 سوچ کر کے باتیں کرنا بھی شرک ہو نمازیں قبلہ کی طرف توجہ بھی غیر خدا ہے خدا نہیں اور رب
 العزت جل و علا کا ارشاد حیثما کنتم فوجہوا وجہکم جہان کہیں ہو اپنا منہ قبلہ کی طرف کرو
 معاذ اللہ شرک کا حکم دینا ٹھہرے مگر اگرچہ نقل کم ہے کریمہ ایا اللہ مستعین و مناجات
 سعدی و نظامی میں استعانت و فریاد سی و یاری و یاری حقیقی کا حضرت عزت جل و علا

حصہ ہے نہ مطلق کا اور بلاشبہ حقیقت ان امور بلکہ ہر کمال بلکہ وجود وستی کی قاصر بنجاب احدیت
 عزوجل ہے استعانت حقیقیہ کہ اسے قادر بالذات و مالک مستقل و غنی ہے نیاز جلتی کہ بے
 عطائے الہی و خود دینی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے اس معنی کا غیر خدا کیسا ہو سکتا
 مسلمان کے نزدیک شرک ہے نہ ہرگز کوئی مسلمان غیر کیساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ واسطہ
 و موصول فیض و وسیلہ فضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے خود رب العزت تبارک
 و تعالیٰ نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا و اتبعوا الیہ الوسیلۃ الذی یطرف وسیلہ دہونہ و باین معنی مستعار
 بالغیر ہرگز اس حصہ بالذات مستغنی نہ سنائی نہیں جس طرح وجود حقیقی کہ خود اپنی ذات سے کسی
 کے پیدا کئے موجود ہونا خاص بنجاب الہی تعالیٰ و تقدس ہے پھر جسے سوا دوسرے کو جو کتنا شکر
 نہ ہو گیا جیتک وہی وجود حقیقی نہ مراد سے حقائق الاشیاء ثابتہ پہلے عقیدہ اہل اسلام کا ہے
 یوں علم حقیقی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر سوا و تعلیم حقیقی کہ بذات خود بے حاجت بدرجہ
 القائل علم کرے اللہ جل جلالہ سے خاص میں پھر دوسرے کو عالم کہنایا اس سے علم طلب کرنا
 شرک نہیں ہو سکتا جیتک وہی معنی اصلی مقصود نہوں خود رب العزت تبارک تعالیٰ قرآن عظیم میں
 اپنے بندوں کو علیہ و علیہما السلام اور حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت
 ارشاد کرتا ہے علیہما السلام و علیہما السلام و علیہما السلام و علیہما السلام و علیہما السلام
 استعانت و فریاد و سی کا ہے کہ ان کی حقیقت خاص بنجاب و غنی و وسیلہ و توسل و توسل غیر کے لئے
 ثابت اور قطعاً قابل بلکہ یہ معنی تو غیر خدا ہی کیلئے خاص ہیں اللہ عزوجل وسیلہ و واسطہ بنی سبک ہے
 اس اور پر کون ہو کہ ایک طرف وسیلہ ہو گا اور اسکی سوا معنی حاجت و التوکل کہ پہنچنے میں واسطہ نہی گا و ہذا اللہ
 میں ہر سبب اعمالی نے حضور پر نور صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم حضور کو
 اللہ تعالیٰ کی طرف شفعہ جانتے ہیں اور حضور کو حضور کے سامنے شفعہ لاتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پر سخت گراں گزرا درجہ تک کہ اللہ فرماتے رہے پھر فرمایا و یحییٰ اللہ علیہما السلام بل اللہ علی الحد
 شان اللہ اعظم من ذلک انما وہ ان اللہ کو کسی کے پاس شفعہ نہیں لاتے ہیں اللہ کی شان اس کی بہت ہی ہے

رواہ ابو داؤد من جہد بن مفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل اسلام انبیاء اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
 سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کہتے تو اللہ ان کا رسول غضب فرمائیں اور اس سے
 اللہ جل و علا کی شان میں بے ادبی ظہرائیں اور حق تو یہ ہو کہ اس استعانت کو معنی اختلاف کر کے بننا
 ابھی جملہ ملامت سے کرے تو کا فر ہو جائے مگر وہ ایسی ہی بد معنی کو کیا کہتے نہ اللہ کا ادب نہ رسول سے
 خوف نہ ایمان کا پاس خواہی خواہی اس استعانت کو بھی ایسا مستعین میں داخل کر کے جو اللہ
 عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اس سے اللہ تعالیٰ سے غافل سے کہے میں ایک نفع قوت دہانی نے
 کہا تھا وہ کیسا ہے جو نہیں مٹا خدا سے بد جسے تم مانگتے ہو اولیاء فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہم
 تو دل کر نہیں سکتے خدا سے بد اسی تم مانگتے ہیں اولیاء بد یعنی تیریں ہو مگر خدا سے تو دل کر کے
 اسی کے یہاں وسیلہ و ذریعہ بنائے اسی وسیلہ بنے کو ہم اولیاء کہہ سکتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبی ہیں ہمارا
 وسیلہ و ذریعہ واسطہ قضا حاجت ہو جائیں اس پر قونی کے سوال کا جواب اللہ عزوجل فرمائیے کہ یہ
 دیا ہے وادانہم اذ ظلموا انفسہم و جاورہ فاستغاث اللہ واستغاثہم الرسول لوجہ اللہ تو ابھی ہاں اور اگر
 جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کر کے تیرے پاس حاضر ہوں پس اللہ کو معافی چاہیں اور معافی مانگے
 ان کے لئے رسول تعالیٰ شک اللہ کو تو یہ قبول کرے تو اللہ مہربان پائیں کیا اللہ تعالیٰ ان کو آپ نہیں بخش سکتا تھا پھر
 یہ کیوں فرمایا کہ اسی تیری پاس حاضر ہوں اور تو اللہ عزوجل کی بخشش چاہی تو یہ دولت و نعمت مانگتے ہی ہمارا
 مطالبہ جو قرآن کی آیت صاف فرمائی ہے مگر وہ ایسی تو عقل نہیں رکھتے خدا را انصاف کر
 کر یہ ایسا مستعین میں مطلق استعانت کا ذات الہی جل و علا میں حصہ مقصود ہو تو کیا صرف انبیاء اولیاء علیہم
 الصلوٰۃ والسلام ہی کو استعانت شرک ہوگی کیا یہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص و شیاؤ ہا یہی کہ نزدیک خدا
 میں یا آیت میں خاص نہیں کا نام لے دیا ہو کہ ان کے شرک اور اس کے نہیں نہیں جب مطلقاً ذات
 احدیت کو تخصیص اور غیر شریک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر
 طرح شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جمادات حیا ہوں یا اموات ہوں یا صفات
 افعال ہوں یا حالات غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں ب کیا جواب آئے کہ یہ کہ رب جل و علا

فرمانا کہ استعانت الہیہ و الصلوۃ استغاثۃ استقامت کرو و نہ ہمارے کہیں صبر و ہمت جس سے ہمیں ہمارے خدا
جس استقامت کو ارشاد کیا ہے وہ سب کی آیت میں فرماتا ہے و نعوذ بالہذا التکواہل میں ایک
دوسرے کی مدد کرو و بھلائی اور پرہیزگاری کیوں صاحب اگر غیر خدا سے مدد منی مطلقاً محال تو اس علم ہی
کا حاصل کیا اور اگر ممکن تو جس تڑپ و تسکتی ہر دوسرے کے ہر دماغ میں کیا زچہ لگ گیا کہ مثال کی تو
گنتی ہی نہیں بکثرت احادیث میں سات صاف کلمہ ہے کہ صبح کی عبادت استعانت
کو شام کی عبادت استعانت کر کہ پھر رات کی عبادت استعانت کر و علم کے کہنے سے
استعانت کر و پھر صبح کے کلمے سے استعانت کر و دوسرے کے سونے سے استعانت کر
صدقہ سے استعانت کر و عورتوں کی خانہ نشینی میں انھیں نہنگار کئے سے استعانت
کر و حاجت روائیوں میں حاجتیں چھانے سے استعانت کر و کیا یہ سب چیزیں ہاں یہ خدا میں کہ ان
سے استعانت کا حکم آیا یہ حدیث خیال میں نہیں تو مجھے یہ ہے البخاری و النسائی عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعینوا بالقدرة و اللوحۃ و شئی
من اللوحۃ التومذ بحسن الی حدیثہ و احکمہما التمسک عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعین جینیذ علی حفظک ابن ماجہ و لمالک و
طبرانی فی الکبیر و البیہقی فی شعب الایمان منہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم استعینوا بطعام السحر علی صیاد النہار و بالقیل و القلۃ علی قیام اللیل
الکلیفی فی مسند الفردوس عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ
و سلم استعینوا علی الرزق بالقصد ایمن و حکی فی الکامل عن انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعینوا علی النساء و العری فان احدیہن اذا کثرت
قیامہا و احسنت زینتہا اعیبھا و خرج الطبرانی فی الکبیر و العقیل و ابن حادی و ابن نعیم فی الحلیۃ
و البیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل و المنحطیب عن ابن عباس و الخلیفی فی توفیقہ عن
امیر المؤمنین علی المرتضی و امیر المصلی فی اعتلال القلوب من امیر المؤمنین علی المرتضی

ورضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسامیہ وعلیٰ بنیماح الخ واما الکتابان
 یروى حدیثیں تو افعال کی استعانت میں ہوتیں ہیں حدیثیں اشخاص کی استعانت میں لیجئے کہ تین
 احادیث کا بعد کامل ہو حدیث ۱۱۔ احمد ابوداؤد والکلیلی ماجہ سند صحیح ہم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا الانس والجن
 ہم کسی مشرک کی استعانت نہیں کرتے۔ اگر مسلمان کی استعانت بھی ناجائز ہوتی تو مشرک کی تخصیص کیوں
 فرمائی جاتی ولہذا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک نصرتی نذر وشرقی نامی
 سے کہ دنیاوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے ہیں اسلم استیعین بک علی امانۃ المسلمین۔
 مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھے استعانت کر دوں وہ نہ مانا تو فرماتے ہم کافر سے
 استعانت کریں گے حدیث ۱۲۔ امام بخاری تاریخ میں حبیب بن ایشاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے انا الانس والجن بالمشورۃ یکتون
 ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے درودہ الامام احمد ایضا حدیث ۱۳ صحیح
 بخاری صحیح مسلم و سنن نسائی میں ہر جہد قبائل عرب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے استعانت کی حضور والا نے مدد عطا فرمائی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا نزل وذلک ان عصیۃ ونبی لجان فرعون انہم قد اسلموا و استمددہ
 علی قومہ فامدہم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحدیث ۱۴ صحیح مسلم و ابوداؤد
 ابن ماجہ و ہم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر حضور پر نور سید العظیمین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان فرمایا مانگ کیا مانگتا ہو کہ ہم تجھے عطا فرمائیں عرض کی ہیں
 حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو فرمایا بھلا اور کچھ عرض کی ہیں
 میری مراد تو یہی ہے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت بخور و قتل کثرت اذیت مع رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فالتیۃ بوضوئہ و حاجتہ فقال لی سل لفظ الطبرانی فقال یوایا
 ربیعۃ صلیۃ فاعطیۃ ورجعنا الی لفظ مسلم قال فقلت اسألکم مل فقط لعلی الجنة قال

ذلک قلت ہودا کہ قال فاعنی علیہ لعلہ بکثرۃ السجود الحمد للہ علیہ وعلیہ حدیث میں
 اپنے ہر فقرہ و ہایت کش پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلیٰ فرمایا
 کہ میری اجانت گرا کسی کو استعانت کہتے ہیں یہ درکنار حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلق
 طور پر نہیں فرماتا کہ مانگ کیا مانگتے جان ہایت پر کیسا بہاؤ ہے جس سے صاف ظاہر کہ
 حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار
 میں ہیں جب تو انہیں تنہا فرمایا مانگ کیا مانگتا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
 قدس سرہ نقوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں اور اطلاق سوال کو
 مسئلہ بخوانہ تنہا میں مکرر و بطلوبی خاص معلوم می شود کہ کار بہہ بدست ہمت و کراؤست و اس
 تعالیٰ علیہ وسلم ہر چیز خواہ وہ ہر کرا خواہ بلکہ پروردگار خود وہ بدست و ان من جود لہا دنیا و آخرت
 و من علم لہا علم اللہ و اللہ علمہ علی قاری غیبیہ و الہامی سر قاتہ میں فرماتے ہیں یٰٰ ذلک
 من اطلاق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الامریک قال ان اللہ تعالیٰ کنہ من اعطاء کل امریہ
 خزانہ الحق یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ کا حکم مطلق دیا اس سے قائم
 ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں جو کچھ چاہیں
 عطا فرمائیں پھر لکھا و ذکر ان سبع خصائص و شریک ان اللہ تعالیٰ اقطع ما من الخیرۃ علی
 منہا شاء من یشاء یعنی امام ابن سبع و غیرہ علماء نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے خصائص کریم میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ جل جلالہ نے حضور کی جاگیر کر دی ہے کہ
 اس میں جو چاہیں جسے بخشیں امام اہل سیدی ابن حجر کی قدس سرہ الہی جو ہر منتظم میں
 فرماتے ہیں انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الذی جعل خزانہ کعبہ و موائد نعمہ علی
 یدہ و تحت امرادہ علی منہا من یشاء و منہا من یشاء منہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم اللہ عزوجل کے غلیف میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے توالی
 حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار و حضور کے زیر حکم ارادہ و اختیار کو دیے ہیں کہ جسے

چاہیں عطا فرمائیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ اس مضمون کی تصریح کلمات انہما واولہا
 و عرفانہ حدیث میں جو ان کے انوار سے بد قیامان نور کرنا چاہو فقیر کا رسالہ سلطنت القضا فی ملکوت
 کل الدین مطالعہ کر کے پھر اس طویل شاخ میں سب سے بڑے بحر جان بابیت پر کسی آفت کہ حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اس ارشاد پر حضرت یحییٰ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمود حضور درجست الہی کہ اس آیت
 مرافقت فی الجنة یا رسول اللہ میں حضور پر سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا کس شخص ہیں
 وہابیہ کے طور پر یہ کیسا اعلان شرک ہو گا اس کی شکایت کیا ابھی فقیر غفر اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب ال وہابی ایک
 نفیس رسالہ اکمال الطامہ علی شریک سبکو بالاموال المملوہ تالیف کیا اور توفیقہ تعالیٰ اس میں میں
 سو ساٹھ آیتوں حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہابیہ کلمہ پر حضرات انبیاء و صلوات علیہم السلام
 سے بیکر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خود حضرت رب العزہ جل جلالہ تک سلامت کوئی شریک
 سے محفوظ نہیں والا حولہ لا حول الا باللہ العظیمہ اشرک بنہ ہے کہ تاحی برسد بنہ مذہب معلوم
 وال مذہب معلوم **جست ۵ آئہ ۲۰** چودہ حدیثوں میں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماؤ
 میں اطلبوا الخیر عند حسن الوجہ غیر طلب کرو یکسندوں پاس وہی فقط اطلبوا الخیر عند
 حسن الوجہ جائیں خوش جمالوں پاس طلب کرو وہی فقط لا بتغیتم الخیر فاطلبوا عند حسن
 الوجہ جب نیکی چاہو تو خوب دیول کے پاس طلب کرو وہی فقط اطلبوا الخیر عند حسن
 حسن الوجہ جب خیر نہیں طلب کرو تو خوش چہرہ کے پاس طلب کرو وہی فقط زیادہ فان قفحی سببہات قضا حاجت
 طلق وین روتہ لیک ہوجہ طلق کہ خوش جمال آدمی اگر تیری عمارت اگر لکھا تو بکشا وہ روی اور تجھے پھر بکشا
 بکشا و ہمیشہ فی تصدیح الکلام البغاری فی التاریخ والبرکات الی الدنیا فی قضاء الحاجات عج و البیہ فی سبب
 والبرکات فی تلبیہ و العقیل و ابن عسکری و حق فی شعب الایمان و ابن عسکری **حسن** و منہذ الصدیقہ
 و عبد بن حمید فی مستند و ابن حبان فی المستفاد و ابن حادی فی الکامل و السلفی فی الطیور و ابن
حسن عبد اللہ بن عمر القاری و ابن عسکری و کذا الخطب فی تاریخہما **حسن** الترمذی و ابن عسکری و ابن عسکری
 و العبدانی فی الاوسط و الخلیل و الخواطر فی اعتلال القلب و قوام فی فوائد و ابو یعلیٰ عبد الصمد

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کا نام پاک سنتی ہوں گے اس کے کلیجہ پر کیا کچھ نہ کر پائی ہوگی قل مولیٰ انظر ان الله عليم بذات الصدور
 ثالثا سب ملے دوسرے کے ناپاک اور عا ہی کہ بزرگان خدا مجموعہ ان خدا کو قادر مستقل جان کر استقامت
 کرتے ہیں ایک ایسی سخت بات جسکی شناخت پر اطلاع پاؤ تو مہنوں میں توبہ کرنی پڑے گی لا
 اله الا الله پر بدگمانی حرام اور اس کے کلام کو کس بھی معنی پر تکلف درست ہوں خواہی خواہی معاذ اللہ
 منیٰ کفر کے عرف و مجال یحیٰ قطعاً گناہ کبیرہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا جتنی
 کثیر من الظن ان بعض الظن اثم ای ایمان و الوہیت گمان کی پاس نجاؤ بیشک کچھ گمان گناہ
 بڑا اور فرماتا ہے ولا تقعدوا لیس لکم به علم ان یسمع البصیر الحق اذ کل اولئک کان عنہ مستکبرا پیچھے نہ رہے
 اس بات کو جو تجھے یقین نہیں بیشک گمان آنکھ دل سے سوال ہونا ہو اور فرماتا ہے لو اذ استعصموا من
 المؤمنون و المؤمنات بانفسہم خیدا کیوں تھا کہ جب تم کو مسلمان مردوں و عورتوں نے اپنی جانوں میں
 بڑی جانی مسلمان پر شک گمان کیا ہوتا اور فرماتا ہے یظنکم اثم ان تعودوا لکم بعد انکم صرتموہن فی
 نفیحت فرماتا ہے کہ اب ایسا نہ کرنا اگر ایمان رکھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایہا الظن
 فان الظن کذب الحدیث گمان سب بڑے جھوٹی بات ہے ایہا البخاری مسلم و ابو داؤد و الترمذی اور فرماتے
 ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقلہ شقت عن قلبہ تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا اور مسلمانوں کو
 کرم فرماتے ہیں کہ اگرنا تو منیٰ کفر کے لکھیں کہ ایک تاویل اسلام کی پیدا ہو جائے کہ اس کی
 اختیار کریں اور اس مسلمان ہی ٹھہرائیں کہ حدیث میں آیا لا مسلم یلوک ایسے اسلام غالب رہتا ہے اور مطلوب
 نہیں کیا جاتا اور الذی یاتی والذی یطعن والیہ حق و الصبا المخلیل من ملئ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ ملا وہ شخص موعظہ زور کی صاف ظاہر و حق معلوم معروض منیٰ کا انکار کرے
 اپنی طرف سے ایک ملعون مردود و مضرع مطرود و احتمال گروہیں اور منیٰ نے علم غیب و اطلاع مال قدک کہوں
 کہ کے زبردستی وہی ناپاک مراد مسلمان کے سر باند میں قیامت تو نہ ایسی حسنا تو ہوگا ان بیتانوں طوفان
 پر بارگاہ قہار سے مطالبہ جواب ہے ہوگا ہاں ہاں جواب تیار کر رکھو اس سخت وقت کیلئے جب مسلمانوں کو طوفان
 سے جھڑکنا آئے گا لا اله الا الله ہاں اب جانا چاہتے ہیں مگر لوگ کہ کس طرح پر پڑا کھاتی ہیں یوں اعتبار نہ آئے

تو ہر کذب کا استعان کر رہا ہے استعانت کی یہ چیز کہ تم انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ و الشان کو عیاذ باللہ خدا
 کا ہمسرا یا قادر بالذات یا معین مستقل جانتے ہو یا اللہ عزوجل کے مقبول ہونے اس کی سرکاری عزت و جرات
 دے اس کے علم کی اس کی گفتیں دینے والے مانتے ہو دیکھو تو نہیں کیا جواب ملتا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب
 والدین فیہ محدث نامہ است ابو الحسن علی بن عبد الوکافی کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب سقطا شفا استقام
 میں استقلاد و اعانت کو بہت حدیث مروی ہے ثابت کر کے ارشاد فرماتے ہیں لیس المراد نسبة النبی صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم الخلق والاعانت بالافعال هذا لا یفصح مسلم فصرف الکلام الیہ من باب التلبیس
 فواللہ ین والتشویش علی عوام الموحدين یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بددانتی کا یہ مطلب نہیں کہ مذکور ہو
 اور قائل مستقل ہوں یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنی پر کلام کو دھوکا دینا حال کر استعانت
 منع کرنا دین میں مخالفت دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا مثلاً یا سید مجاز اللہ عن الاسلام
 والمسلمین خیر الذین قیمة محدث علامہ محقق عارف باللہ امام ابن حجر کی قدس سرہ الکلی کتاب افادت
 انصاب جو ہر نظم میں حدیثوں کی استعانت کا ثبوت دیکر فرماتے ہیں فالنوجہ ولا یستغاثہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 وانیہ لیس لہا حصہ فی قلوب المسلمین غیر ذلک ولا یقصد بها احد منہم سواہ فن لہ بشرح صلی اللہ
 علیہ وسلم علی نفسه نسأل اللہ العافیہ والمستغاثہ فی الحقیقۃ هو اللہ والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واسعدہ
 بینه و بین المستغاث فہو یحکمہ مستغاث بہو الخوف منہ خلقا و یجہادوا و ینبئ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مستغاثا
 بہو الخوف منہ سببا و کسبنا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور کے سوا انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ و الشان
 کی طرف توجہ اور ان سے فریاد کے ہی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں اس کے سوا کوئی مسلمان اور نبی نہیں سمجھتا
 بجز قصد کرتا ہے توجہ کا دل سے قبول نہ کر وہ آپ پر حال پر رہے ہم اللہ تعالیٰ کی عافیت مانگتے ہیں
 حقیقتہ فریاد اللہ عزوجل کو حضور پر اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو اور اس فریادی کو نبی صلی
 واسطہ ہیں تو اللہ عزوجل کو حضور فریاد اور اس کی فریادیوں کو کہ مراد کو خلق و ایجاد کرے اور نبی صلی
 تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور فریاد اور حضور کی فریادیوں کو عافیت دانی کے سبب میں ادائیگی رحمت سے
 وہ کام کریں جس کے باعث وہ ہوں یا ان کے ہوں وہی ملتا ہے جسے تم انکار استعانت کا ہوتا ہے

ہو مگر یہ کہ زیادہ ہائیکے پاس ہو کر نہ تھی صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذالمسحیۃ فلیتمتع ما
 شئت عیسیٰ بائش و ہر ہر خواہی کن ، لطیفہ وہابی صاحب کے کربا کا مصراع تو یاد رہا کہ ندایم غیر از تو فریادیں
 اودہ بیشک حق ہر جس کے معنی ہم او پر بیان کر آئے مگر یہ یا قیام کہ آئے کبریا کا لفظ کے اکابر و عمالہ حضور پر نور
 سیدنا رسولنا و مولا و مولا و مولا حضرت غوث الاعظم غوث الثقلین صلی اللہ تعالیٰ علی جسدہ الکریم و آباءہ الطہر
 و علیہ علی مرید یہ و حمید باد کہ سلام کو فریادیں ان سے ہیں شاہ ولی اللہ صاحب برجات میں لکھتے
 ہیں امر و زار اگر کہے راسنا سبست بروح غافل پیدا شود و از انجا فیض یرد و غالباً بیرون نیست از آنکہ
 ایں معنی بہ نسبت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باشند یا بہ نسبت حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
 یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی شاہ عبدالغیر صاحب تفسیر عزیزی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی محبوبیت بیان کیے فرماتے ہیں کہ مرتبہ انان مراتب است کہ پہلے از بشر مآدہ اند مگر بطریق
 ایں محبوب سے بڑا اولیائے است اودا شمرہ محبوبیت ان نصیب شدہ محمود و خلاق و محبوب ہما گشتہ اند
 شل حضرت غوث الاعظم و سلطان اشارت نظام الدین اولیاء صلی اللہ علیہ وسلم مرزا مظہر جان جاناں کے کتبوں میں
 لکھتے ہیں انہو در تاویل قول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی ہذا ہذا رقبۃ کل دلی اللہ نوشتہ اند
 اھیں کے معنی غایت ہیں انھوں نے غوث الثقلین بھال متوسلان طریقہ علیہ ایشاں ہمایہ معلوم شدہ ہائیکے اذابل
 ایں طریقہ ملاقات شدہ کہ توجہ مبارک آنحضرت بھالش ببدول نیست نہ قاضی شتار اللہ باقی تہی سیمت
 السہول میں لکھتے ہیں فیوض برکات کا بغداد ولایت اول بیک شخص نازل میشود و انان تقسیم شدہ ہر یک اذ اولیا
 عصر ہر سہ و چھٹیں اذ اولیا رہے تھے تو سدا فیضی نہیں سدا ان منصب علی تا وقت تھویدہ شرفا غوث الثقلین
 علی الدین عبدالقادر جیلانی از روح حسن مسکری علیہ السلام متعلق بودہ چون حضرت غوث الثقلین پیدا شدہ ان منصب
 مبارک ہوسے متعلق شدہ و تا ظہور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبارک غوث الثقلین متعلق باشند و لہذا آنحضرت
 قدس صحتہ علی رقبہ کل نبی اللہ فرمودہ و قول غوث الثقلین اھی و خلیلے کان ہوگی عمل نیز ہر اہل ولایت و ارواح
 انصاف سب کی طرف خود امام الخائفہ میاں اسماعیل دہلوی بھاری پھر کا کیا ملحد وہ صراط مستقیم میں اپنی پیر کی جلال
 لکھتے ہیں روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین جناب حضرت خواجہ بہاء الدین اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے ملے حضرت ایشاں

